125

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،23۔جنوری 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا)

1۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ٹیوٹا) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11۔2010

ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ٹیوٹا) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11۔2010 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ: رپورٹ کی نقول پہلے ہی مہیا کی جا چکی ہیں۔)

2۔ پنجاب بیت المال کونسل کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010

ایک وزیر پنجاب بیت المال کونسل کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب پنشن فنڈ کی 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کی سالانہ رپورٹ

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کی سالانہ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی (پی ایچ اے) کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2009-10

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی (پی ایچ اے) کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2009-10 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

127

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

سوموار، 23۔جنوری 2012

(یوم الاثنین، 28۔صفر المظفر 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 13 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ
فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُوْرًا ۣ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

سورة الأحزَاب 38 تا 40

پیغمبرؐ پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کر دیا اور جو لوگ گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا(38)اور جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے(39)محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبرؐ اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے(40)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اللہ کی رحمت کا وہ حقدار نہیں ہے
سلطان مدینہ ﷺ سے جسے پیار نہیں ہے
رکھی ہے خدا نے جو پسینے میں نبی ﷺ کے
دنیا کی کسی شے میں وہ مہکار نہیں ہے
رکھے گا جو سرکار ﷺ کی سنت کو عمل میں
اس کے لئے رستہ کوئی دشوار نہیں ہے
سرور کی نظر آپ ﷺ کی رحمت پر لگی ہے
دامن میں عمل کوئی بھی سرکار ﷺ نہیں ہے

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت اورانسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ نگہی سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں، میں آپ سے humbly request کر رہا ہوں کہ یہ آپ کا ہی کام ہے، آپ کے ہی سوالات ہیں اور ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر تمام دوستوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ during Question Hour there will be no point of order۔آپ کی بہت مہربانی، تشریف رکھیں۔میں Question Hour کے بعد آپ کی بات سنوں گا۔پہلا سوال جناب چودھری محمد اسداللہ کا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! On his behalf(معزز خاتون ممبر نے چودھری محمد اسداللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے اپنے سوال بھی ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! وہ پندرہ سولہ صفحے پر ہے، پتا نہیں اس کی باری آتی بھی ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔سوال نمبر بولیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4293 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔سوشل سکیورٹی ہسپتال کی خراب مشینوں کی تفصیلات

*4293: چودھری محمد اسداللہ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان چونگی لاہور میں ای سی جی سمیت اس وقت کل کتنی مشینیں ہیں ان میں کتنی مشینیں درست حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) کیا حکومت خراب مشینوں کو فوری درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام قائم نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان چونگی، لاہور میں ای سی جی کی کل 27 مشینیں نصب کی گئی ہیں جن میں سے 18 درست حالت میں ہیں۔ تین مشینیں قابل مرمت جبکہ بقیہ چھ مشینیں ناقابل مرمت ہیں۔مزید برآں دیگر بائیو میڈیکل آلات / مشینوں کی کل تعداد 577 ہے، جن میں سے 449 مشینیں درست حالت میں کام کر رہی ہیں جبکہ بقیہ 14 مشینیں قابل مرمت ہیں۔ان کے علاوہ 118 مشینیں ناقابل مرمت ہیں۔ تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ بالا ہسپتال کی قابل مرمت خراب مشینوں کی مرمت کا کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جون 2010 سے لے کر اب تک لاہور کے سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں جو مشینیں تھیں کیا ان کو درست کرایا گیا ہے یا ان کی جگہ نئی مشینیں خریدی گئی ہیں اگر نہیں خریدی گئیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟ لاہور میں تین ہسپتال ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میری بہن نے پوچھا کہ کتنی مشینیں تھیں، کتنی خراب ہیں اور کتنی خریدی گئیں، جز (الف) میں پوچھا گیا کہ ECG کی کتنی مشینیں ہیں؟ میرا جواب یہ ہے کہ اصل میں ہمارے پاس 21 مشینیں ہیں اور ان میں سے 6 خراب ہیں۔ان 6 خراب مشینوں کی جگہ ہم نے نئی مشینیں دے دی ہیں اور اس وقت کوئی مشین خراب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی چودھری محمد اسد اللہ کا ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: سوال نمبر 4298 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس کی مد سے وظائف دینے کی تفصیلات

*4298: چوہدری محمد اسد اللہ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس کی مد میں تعلیمی وظائف 1978 سے دیئے جارہے تھے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیس بند کر دیا گیا ہے، اگر ہاں تو کب سے اور اس کے بند کرنے کی وجوہات کیا تھیں ؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ایجوکیشن سیس بند کرنے کی ILO کے کنونشنز کی خلاف ورزی نہ ہے، نیز کیا حکومت اسے بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ورکرز چلڈرن ایجوکیشن سیس آرڈیننس 1972 سے نافذ العمل ہے۔1978 سے ایجوکیشن سیس کی تقسیم محکمہ محنت پنجاب ایک صوبائی ایجوکیشن سیس بورڈ کے ذریعہ سے کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ سیس کی وصولی 2003 سے لیبر پالیسی کی وجہ سے بند تھی، کیونکہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو محکمہ محنت اور اس کے تحت چلنے والے ادارہ جات کے متعلق دی جانے والی بریفنگ میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ ایک ہی نوعیت کے کاموں کے لئے مختلف قسم کے بورڈ اور ادارے محکمہ محنت کے تحت کام کر رہے ہیں۔اس لئے اس وقت کے وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق سیس بند کر دیا تھا۔ سمری کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں مگر مذکورہ سیس وصولی مورخہ 11-07-01 سے دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے جس کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے۔نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) یقیناً ایجوکیشن سیس بند کرنا اس وقت کی حکومت کی ILO کنونشن کی کھلی خلاف ورزی تھی، بہر حال موجودہ حکومت نے اسے بحال کر کے بین الاقوامی معاہدہ جات پر عمل کرنے اور مزدور دوستی بڑھانے کا ثبوت دیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! جز (ج) میں دو اصطلاحات آئی ہیں۔ ایک ایجوکیشن سیس اور دوسری ILO۔ منسٹر صاحب فرمادیں کہ یہ کس بارے میں ہیں؟

جناب سپیکر: جی!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ ورکرایجوکیشن سیس کے متعلق سوال ہے۔ چونکہ یہ 2003 میں ختم کر دیا تھا جو ILO کنونشن کی صریحاً خلاف ورزی تھی۔اب ہم نے دو ماہ پہلے شروع کر دیا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میری گزارش یہ ہے اور میں تمام حضرات سے اپیل کر چکا ہوں۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! پاکستان اور پنجاب کی عوام نے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ خود ہی اپنی بات کو violate کر رہے ہیں۔ مجھے تو اعتراض نہیں ہے، چلیں!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! فروری 2008 کے الیکشن میں پنجاب کے عوام نے دو بڑی پارٹیوں کو ایک واضح مینڈیٹ دیا تھا۔ اس کے بعد coalition گورنمنٹ بنی۔ primarily ایک ہماری ذمہ داری legislation ہے اور دوسری ذمہ داری پنجاب کے عوام کو ان کے حقوق کا تحفظ، ان کی صحت کا تحفظ، ان کی تعلیم کا تحفظ کرنا اور اس کو promote کرنا ہے۔ بجٹ proposal اور Annual Development Plan میں constituency wise funds رکھے گئے ہیں جو ہر حلقے میں 8 ملین ہیں۔ وہ فنڈز ہمارے نہیں بلکہ پنجاب کی عوام کا حق ہے اور اس حق سے عوام کو محروم نہ ہونے دینا بھی پاکستان پیپلز پارٹی اور باقی جماعتوں کے تمام ممبران کا فرض ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ان کے حقوق تخت لاہور سے چھین کر یا مانگ کر اُن تک پہنچائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر کوئی تخت ہمارے اس حقوق میں رکاوٹ بنے گا تو ہم اس تخت کا تختہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ یہ بات صرف ریکارڈ کے لئے نہیں ہے بلکہ ہم آپ کی دل سے بہت عزت اور احترام کرتے ہیں۔ آپ کے بزرگوں کا اس اسمبلی میں ہمیشہ سے ایک role رہا ہے۔ پچھلے سیشن میں پنجاب گورنمنٹ نے آپ کو word of honor دیا اس کے تحت ہم تمام ایم پی ایز اپنے حلقے کے عوام کے حقوق آپ تک پہنچائیں گے۔ ہم اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں آپ کا ایک فیصد بھی قصور نہیں ہے۔ آپ نے پنجاب گورنمنٹ کے کئے ہوئے وعدے کو communicate کیا ہے۔ اب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پنجاب حکومت اپنی عادتوں کے مطابق سپیکر کی کرسی کا بھی احترام نہیں کرتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ایسی بات نہیں ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ ہم سب کے سپیکر ہیں، آپ ہم سب کے بڑے ہیں، آپ اس House کے Custodian ہیں اور آپ کی عزت کرانا بھی ہمارے فرائض میں شامل ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی، شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: ہم پنجاب گورنمنٹ کو force کریں گے کہ وہ ہمارے سپیکر، اس House کے سپیکر کی عزت کرے اور آپ کے ذریعے جو انہوں نے ہمیں word of honor دیا ہے اس word کی honor کریں۔آپ 371 ممبران کے بڑے ہیں۔آپ کی عزت کرنا پنجاب کی عزت ہے اور آپ کی عزت پنجاب کے عوام کی عزت ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"سپیکر تیرے جان نثار بے شمار بے شمار" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ہم آپ کا احترام لازم کروائیں گے چاہے رانا ثناء اللہ صاحب ہوں یا چیف منسٹر صاحب ہوں آپ کا احترام ان پر واجب ہے اور ہم ان سے آپ کا احترام کروائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"سپیکر تیرے جان نثار بے شمار بے شمار" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔یہ محبت کہیں آپ کو اُلٹی نہ پڑ جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میں بات کروں گا۔جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ کے ذریعے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ پنجاب کے عوام سے وعدہ کیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں 10 منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی 10 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر وقفہ کے بعد 4.50 پر جناب سپیکر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ مہربانی نہیں کریں گے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ہم آپ کے نہایت مشکور ہیں، میں صرف دو تین منٹ لوں گا۔ جس طرح ہم نے ذمہ لیا تھا کہ ہم آپ کی عزت کرائیں گے تو آپ نے بھی اسی طریقے سے اس House کا Custodian ہونے کا ثبوت دیا ہے اور آپ نے طے کروایا ہے کہ کل ساڑھے نو بجے جو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہو گی اس میں ہر ایک ایم پی اے کے حلقے کا جو حق ہے ہمیں پوری امید ہے کہ انشاء اللہ آپ وہ دلوائیں گے (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اللہ کامیابی دے۔

تعزیت

صوبہ میں جعلی ادویات کی وجہ سے جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: لیکن جس طرح میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ پنجاب کے حقوق، ان کی تعلیم و صحت کے بھی ہم سب ذمہ دار ہیں تو میں House سے اپیل کروں گا کہ وہ تمام خواتین و حضرات جو پچھلے چند دنوں میں جعلی ادویات کی وجہ سے اس جہان فانی سے رخصت ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ وقفہ سوالات ہے۔ مہربانی کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: ان کے لئے فاتحہ خوانی کریں۔

جناب سپیکر لیکن ابھی تو ان کے جنازے بھی نہیں ہوئے۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کچھ کے جنازے ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں اس پر توجہ دلاؤ نوٹس لائی ہوں اسے out of turn لے لیا جائے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! چالیس لوگ مر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ خود ہی فاتحہ خوانی کروادیں آپ بھی مولوی ہیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: اس حکومت کی bad governance سے جو لوگ وفات پا چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑیں۔ آپ کی بڑی مہربانی، آپ کا بہت شکریہ

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: یہ حکومت عوام کے جان و مال کے تحفظ میں ناکام رہی ہے، ہم اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اسے ریکارڈ کا حصہ نہ بنایا جائے۔ جن کا سوال تھا وہ کدھر گئے ہیں؟ ڈاکٹر صاحب کدھر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): نہ پانی ہے نہ بجلی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر اختر ملک صاحب!

MR SPEAKER: Doctor Sahib! No, sir none is allowed none is allowed. This is no point of order. This is no point of order. This is no point of order.

ڈاکٹر صاحب! چودھری اسداللہ صاحب کا سوال ہے اور آپ نے on his behalf بات کرنی تھی۔ سوال نمبر بولئے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کرکے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

This is no way. This is not good.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ آج کے ایجنڈے کا حصہ نہیں بن سکتا۔ آپ کو 48 گھنٹے پہلے یہ دینا چاہئے تھا۔ یہ اب نہیں آ سکتا۔ محترمہ! I am sorry for that; this is no point of order. No point of order آپ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ جعلی ادویات چالیس ہزار لوگوں کو دی گئی ہیں اس بارے میں یہ توجہ دلاؤنوٹس ہے آپ مہربانی کرکے اسے out of turn لے لیں۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال کرنے دیں۔ محترمہ! یہ ٹھیک نہیں ہے۔ محترمہ! یہ ٹھیک نہیں ہے۔آپ کی مہربانی، یہ اسمبلی کسی قواعد وضوابط کے تحت چل رہی ہے آپ مہربانی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان کے حلقوں میں 80/80 لاکھ روپے لگ چکے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ یہ توجہ دلاؤنوٹس accept کرلیں۔

جناب سپیکر: No madam please میں یہ accept نہیں کروں گا۔ آرڈر پلیز

Order in the House, I say order in the House.

(وقفہ سوالات کے دوران کورم کی نشاندہی کی بناء پر مزید کارروائی نہ ہوئی)

تمام نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور-علامہ اقبال روڈ پر پٹرول پمپس کی تعداد ودیگر تفصیلات

*4535: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ریلوے سٹیشن تا دھرم پورہ (علامہ اقبال روڈ) پر کل کتنے پٹرول پمپس ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر جتنی کمپنیوں کے پٹرول پمپ موجود ہیں ان میں سے اکثر پٹرول پمپ والے مقررہ مقدار سے کم پٹرول عوام کو سپلائی کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر موجود پٹرول پمپس کی مقدار میں کمی کی متعدد بار شکایات ہو چکی ہیں؟

(د) کیا حکومت عوام کو کم مقدار میں سپلائی کرنے والے پٹرول پمپ مالکان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) لاہور ریلوے سٹیشن تا دھرم پورہ (علامہ اقبال روڈ) پر کل پانچ پٹرول پمپس ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ نہ صرف محکمہ محنت کا تربیت یافتہ عملہ بلکہ متعلقہ کمپنی کی جانب سے روٹین چیکنگ کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ کسی قسم کی عوام کی طرف سے کم مقدار میں پٹرول فراہم کرنے کی شکایت موصول ہونے پر خصوصی چیکنگ بھی کی جاتی ہے۔

(ج) اس روڈ پر موجود پٹرول پمپس کی مقدار میں کمی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) حکومتی اہلکار باقاعدہ ان پمپوں کی چیکنگ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں اور کسی شکایت کی صورت میں سپیشل چیکنگ بھی کی جاتی ہے اور عوام کو کم مقدار میں تیل فراہم کرنے والے پٹرول پمپ مالکان کے خلاف قانون اوزان و پیمائش مجریہ 1975 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع ملتان میں صنعتی کارکنوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4711: **ملک محمد عامر ڈوگر**: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں کتنے صنعتی کامبر ہیں ان میں سے کتنے کارکنوں کو سوشل سکیورٹی کارڈ جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) ضلع ملتان میں دوران سال2008 سوشل سکیورٹی نے وصولی کی مد میں کتنی رقم اکٹھی کی اور کتنے صنعتی کارکنوں کے علاج کے لئے کل کتنی رقم خرچ کی تھی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع ملتان میں 51,754 صنعتی کارکنان سوشل سکیورٹی سکیم کے دائرہ کار میں شامل کئے گئے ہیں جن میں سے 23,217 صنعتی کارکنان کی رجسٹریشن مکمل کی جا چکی ہے۔

(ب) سال2007-08 کے دوران ادارہ سوشل سکیورٹی کے مقامی دفتر ملتان نے سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن کی مد میں-/13,63,85,000 روپے وصول کئے جبکہ مذکورہ سال کے دوران 2,34,719 صنعتی کارکنان اور ان کے لواحقین کے علاج معالجہ و دیگر فوائد کی مد میں مبلغ-/14,24,58,763 روپے کے اخراجات برداشت کئے۔

ضلع ملتان میں اینٹوں کے بھٹوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4712: **ملک محمد عامر ڈوگر**: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں اینٹوں کے بھٹوں کی کل تعداد کیا ہے، ان میں سے کتنے بھٹے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) غیر رجسٹرڈ بھٹے کتنے عرصہ سے رجسٹریشن کے بغیر چل رہے ہیں؟

(ج) ان کے خلاف آج تک قانونی کارروائی کیوں نہ کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) رجسٹرڈ بھٹوں پر کام کرنے والے غریب مزدوروں کو محکمہ کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ہ) 2008 سے آج تک کتنے مزدوروں کو محکمہ کی طرف سے مالی معاونت و دیگر سہولیات فراہم کی گئیں، ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع ملتان میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام مقامی دفتر کی حدود میں 340 بھٹے واقع ہیں جو تمام کے تمام رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ متعلقہ دفتر کی حدود میں کوئی بھی بھٹہ غیر رجسٹرڈ نہ ہے۔

(ج) مقامی دفتر کی متعین کردہ حدود سے باہر واقع بھٹوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

(د) دیگر تمام رجسٹرڈ کارکنان کی طرح بھٹہ کارکنان بھی سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت ملنے والی تمام مراعات و سہولیات کے حقدار ہیں۔

(ہ) سال 2008 میں بھٹوں پر کام کرنے والے کارکنان کی جانب سے کوئی مالی معاونت کا claim وصول نہ ہوا۔

فیصل آباد۔لیبر کالونیز کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*5406: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں لیبر کالونیز کتنی اور کس کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) ہر لیبر کالونی کتنے رقبے پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے پلاٹ ہیں؟

(ج) ہر لیبر کالونی میں کتنے پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے ہیں اور کتنے ابھی تک خالی پڑے ہیں؟

(د) ان کالونیوں پر کتنی رقم سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران خرچ ہوئی؟

(ہ) کس کس کالونی میں کون کون سی سہولیات درکار ہیں؟

(و) کس کس کالونی میں گیس کی سہولت میسر نہ ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف)

کل لیبر کالونیاں:۔ 07

لیبر کالونیوں کے نام و پتا	ٹیپو سلطان لیبر کالونی فیصل آباد چک نمبر76ر ب رسول پورہ جڑانوالہ روڈ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد	راجہ غضنفر لیبر کالونی فیصل آباد چک نمبر228ر ب کوانہ فیصل آباد	آئی آئی چندریگر لیبر کالونی جڑانوالہ روڈ ملحقہ حسین شوگر ملز جڑانوالہ
(ب) رقبہ اور پلاٹ	100.12 ایکڑ اس میں 3134 پلاٹ ہیں۔	56ایکڑ اس میں 1377 پلاٹ ہیں۔	19ایکڑ اس میں 252 پلاٹ ہیں۔
(ج) الاٹ پلاٹ اور خالی پلاٹ	2711 پلاٹ الاٹ شدہ ہیں منسوخ شدہ 423 کل پلاٹ 3134 ہیں۔	1377 پلاٹ الاٹ شدہ ہیں کل پلاٹ 1377 ہیں۔	252 پلاٹ الاٹ شدہ ہیں کل پلاٹ 252 ہیں۔
(د) خرچ رقم 09-2008 اور 10-2009	کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی	کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی	کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی
سہولیات (ہ) سڑکیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور بجلی	بجلی، سیوریج، واٹر سپلائی نامکمل ہے۔ سڑکیں قابل مرمت ہیں۔لہذا مذکورہ سہولتیں درکار ہیں۔	بجلی، سیوریج، واٹر سپلائی اور سڑکوں کی سہولت درکار ہے۔	کوئی سہولت درکار نہ ہے۔
(و) گیس کی سہولت	گیس کی سہولت میسر نہ ہے۔	گیس کی سہولت میسر نہ ہے	گیس کی سہولت میسر ہے۔

فیصل آباد۔کلیم شہید لیبر کالونی کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*6030: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کلیم شہید لیبر کالونی فیصل آباد کب کتنے رقبہ پر بنائی گئی؟

(ب) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) کتنے پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک الاٹ نہیں ہوئے؟

(د) کتنے فیصد کالونی کے رہائشیوں کو گیس فراہم کی جا چکی ہے باقی کو کب تک گیس فراہم کر دی جائے گی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) کلیم شہید لیبر کالونی فیصل آباد کا رقبہ 855 کنال اور 14 مرلے ہے اور یہ 1997 میں بنائی گئی تھی۔

(ب) اس میں تین مرلے کے 3031 پلاٹ بنائے گئے ہیں۔

(ج) تمام پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں۔

(د) 2002 میں سروے کے مطابق کلیم شہید لیبر کالونی میں صرف 7 فیصد الاٹی ورکرز رہائش پذیر پائے گئے تھے جس کی وجہ سے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے اپنی 55th میٹنگ منعقدہ 01-04-03 میں اس لیبر کالونی میں گیس کی فراہمی کا منصوبہ ترک کرنے کا فیصلہ کیا تاہم بعد ازاں گورنر پنجاب نے 2004 میں اس لیبر کالونی کو سوئی گیس کی فراہمی کا افتتاح کیا تھا لیکن اس کے لئے فنڈز کی فراہمی پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ سے نہ ہوئی تھی۔

لاہور۔سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس کی گاڑیوں کی تعداد و تفصیل

*6385: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر لاہور میں واقع سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس میں گاڑیوں کی تعداد کیا ہے نیز یہ گاڑیاں کون سے ماڈل کی ہیں یہ گاڑیاں کتنی قیمت پر کس فرم سے خریدی گئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں کی خریداری کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے اگر ہاں تو اشتہارات کی نقول مہیا کی جائیں نیز کن کن فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) یہ گاڑیاں کن افسران کے زیر استعمال ہیں نیز مذکورہ گاڑیوں سے متعلق مکمل تفصیل سال 2008 سے اب تک سالانہ گاڑیوں کا نمبر، پٹرول، مرمت کے اخراجات کی تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن، ہیڈ آفس، لاہور میں گاڑیوں کی تعداد 43 ہے نیز گاڑیوں کے ماڈل/قیمت اور جن فرموں سے خریدی گئیں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں بتایا جاتا ہے کہ پہلے سرکاری گاڑیوں کی خریداری میسرز پاک سوزوکی موٹر کمپنی، کراچی اور میسرز انڈس موٹر کمپنی، کراچی جو کہ سوزوکی اور ٹویوٹا گاڑیاں مینوفیکچر کرتی ہیں کے توسط سے خرید کی جاتی رہی تھیں۔1994 میں اور 2004 سے سرکاری گاڑیاں

بذریعہ ٹینڈر خریدی گئیں جس کی تفصیل ضمیمہ (ب-1) اور (ب-II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں نیز گاڑیوں سے متعلق مکمل تفصیل سال 2008 سے اب تک سالانہ گاڑیوں کا نمبر، پٹرول، مرمت کے اخراجات کی تفصیل بطور ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گھر میں کام کرنے والے بچوں کے تحفظ کے لئے قانون سازی

*6386: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گھروں میں کام کرنے والے بچوں کو بھی child labour کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گھروں میں کام کرنے والے بچوں کے لئے کوئی قانون سازی نہیں کی گئی؟

(ج) کیا حکومت ان بچوں کو قانونی تحفظ دینے کے لئے قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب، نہیں تو مکمل وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یہ درست نہ ہے گھروں میں کام کرنے والے بچے child labour کے زمرے میں نہ آتے ہیں کیونکہ گھروں میں کام کرنے والے افراد کسی formal sector میں کام نہ کر رہے ہوتے ہیں۔ موجودہ قانون اطفال مجریہ 1991 گھروں میں کام کرنے والے بچوں کا احاطہ نہیں کرتا۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ گھروں میں کام کرنے والے افراد (Domestic Workers) بشمول بچوں کے گھروں میں ملازمت کے لئے کوئی قانون تاحال موجود نہ ہے۔

(ج) جی ہاں حکومت ان بچوں کو قانونی تحفظ دینے کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور ایک تجویز domestic workers کو قانونی دائرہ کار میں لانے کے لئے زیر غور ہے۔ اس سلسلے میں سفارشات تیار کی جا رہی ہیں جونہی یہ سفارشات مکمل ہوتی ہیں ان کو قانون سازی کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

لاہور۔سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس میں گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6751: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس لاہور میں گاڑیوں کی تعداد کیا ہے یہ کتنے سی سی اور کون کون سے ماڈل کی ہیں یہ کب خریدی گئیں،ان کی خرید کے لئے اخبار میں کب اشتہار دیا گیا؟

(ب) یہ گاڑیاں کن کن افسران کے استعمال میں ہیں؟

(ج) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مذکورہ گاڑیوں کے ماہانہ پٹرول بل اور مرمت کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران ہیڈ آفس میں قائم ریسٹ ہاؤس کی آمدن /اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس میں گاڑیوں کی کل تعداد 44 ہے۔ان گاڑیوں کے ماڈل کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سرکاری گاڑیوں کی خریداری میسرز پارک سوزوکی موٹر کمپنی، میسرز انڈس موٹر کمپنی، کراچی جو کہ سوزوکی اور ٹویوٹا گاڑیاں مینوفیکچر کرتی ہیں کے توسط سے خریدی جاتی رہی تھیں۔ 1994 میں اور 2004 سے سرکاری گاڑیاں بذریعہ ٹینڈر خریدی گئیں۔

(ب) مذکورہ گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل بطور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مذکورہ گاڑیوں کے ماہانہ پٹرول بل اور مرمت کے اخراجات کی تفصیل بطور ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ہیڈ آفس میں کوئی ریسٹ ہاؤس تھا اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی بکنگ یا آمدن ہوئی ہے۔

ضلع بہاولنگر، آدم شوگر مل چشتیاں کے ملازمین کی برطرفی

*7114: محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ): کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ آدم شوگر مل چشتیاں ضلع بہاولنگر کی انتظامیہ نے لیبر لاء کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے کئی ملازمین کو شنوائی کا موقع دیئے بغیر نکال باہر کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ ملازمین نے ڈی سی او بہاولنگر سے ملاقات کی تو ڈی سی او صاحب نے بھی ان کو طفل تسلیاں دے کر روانہ کر دیا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متاثرہ ملازمین کو لیبر لاز کے تحت کوئی ریلیف دینے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ آدم شوگر مل چشتیاں ضلع بہاولنگر کی انتظامیہ نے لیبر لاز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پچھلے تین سال میں تقریباً40 کے قریب ملازمین کو نکالا جو کہ کنٹریکٹ یاڈیلی ویجز پر تھے۔

(ب) متاثرہ ملازمین کی ڈی سی او بہاولنگر کے ساتھ بھی ملاقات ہوئی تو انہیں قانون کے اندر رہتے ہوئے ہر ممکن امداد کا یقین دلایا گیاڈسٹرکٹ آفیسر لیبر نے نکالے جانے والے ملازمین کو لیبر کورٹ رجوع کرنے کا کہاتو کل 21 ملازمین نے لیبر کورٹ نمبر8 بہاولپور سے رجوع کیاتوان میں سے 8 ملازمین کو ملازمت پر بحال کر دیا گیاجبکہ 13 کیسز لیبر کورٹ میں زیر سماعت ہیں مزید برآں ڈی سی او بہاونگر نے 194 ملازمین جن کو اس وقت کم از کم اجرت -/6,000 روپے نہیں دی جارہی تھی کو، اتھارٹی زیر قانون ادائیگی اجرت بہاولنگر سے رجوع کرنے کا کہا ان کے کیسز بھی زیر سماعت ہیں۔

(ج) متاثرہ ملازمین کو لیبر لاز کے تحت ریلیف دینے کے لئے اتھارٹی زیر قانون ادائیگی اجرت، لیبر کورٹ اور لیبر اپیلیٹ ٹربیونل کی عدالتیں موجود ہیں تاہم اتھارٹی زیر قانون ادائیگی اجرت بہاولنگر کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

صوبہ میں روزگار کے دفاتر کی تفصیلات

*7394: سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں دفاتر روزگار موجود ہیں، اگر موجود ہیں تو کتنے اور کس کس شہر میں ہیں؟

(ب) ان دفاتر نے گزشتہ دو سالوں میں کتنے لوگوں کو روزگار فراہم کیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) جی ہاں! 34 روزگار دفاتر پنجاب کے تمام ضلعی لیبر ہیڈ کوارٹرز ماسوائے چنیوٹ اور ننکانہ صاحب کے قائم ہیں۔

(ب) ان دفاتر نے گزشتہ دو سالوں میں 270 افراد کو روزگار فراہم کیا۔

ضلع چنیوٹ، عوام کی بھلائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*7395: سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ لیبر اینڈ ہیومن ریسورسز عوام کی بھلائی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھارہا ہے؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) محکمہ محنت وانسانی وسائل حکومت پنجاب ضلع چنیوٹ میں صنعتی و تجارتی اداروں میں کام کرنے والے کارکنان کی بھلائی اور لیبر قوانین کے تحت فراہم کردہ مراعات دلانے کا ذمہ دار ہے۔ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر پنجاب محکمہ محنت وانسانی وسائل کا ایک اہم جزو ہے جس میں اوزان وپیمائش کا کام بھی ہوتا ہے جس میں دکانوں کے کنڈا و باٹ کی سالانہ پاسنگ کے علاوہ پٹرول پمپس اور سی این جی پمپس کی پاسنگ اور چیکنگ کا کام کیا جاتا ہے مزید برآں ڈائریکٹوریٹ آف لیبر پنجاب ضلع میں لیبر قوانین پر عملدرآمد کروانے کا ذمہ دار ہے۔ان قوانین کے تحت مزدوروں کے اوقات کار، حالات کار، حفظان صحت، تحفظ جان اور دیگر مالی مراعات بشمول کم از کم اجرت کی ادائیگی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔مزید یہ کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر

بورڈ کی وساطت سے صنعتی مزدوروں کے لئے مندرجہ ذیل مراعات جاری ہیں جو کہ محکمہ محنت کے ضلعی دفتر کے ذریعے کارکنان کو بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔

مراعات:۔

1) کارکنان کی تمام بچیوں کے لئے -/70,000 روپے فی کس شادی گرانٹ دی جاتی ہے۔

2) خواتین کارکنان کو اپنی شادی پر بھی -/70,000 روپے فی کس شادی گرانٹ دی جاتی ہے۔

3) صنعتی کا ممبر کی موت کی صورت میں 3 لاکھ روپے بطور ڈیتھ گرانٹ ورثا کو دیئے جاتے ہیں۔

4) صنعتی کارکنان کے بچوں کو میٹرک تک مفت تعلیم اور تعلیمی سہولیات مثلاً یونیفارم، کتابیں، جوتے وغیرہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سکولوں سے دی جاتی ہیں۔ صنعتی کارکنان کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے تعلیمی وظائف جو کہ مکمل تعلیمی اخراجات کی حد تک ادا کئے جاتے ہیں نیز بچوں کی میٹرک کے بعد تعلیم کے لئے ٹیلنٹ سکالرشپ بھی دیئے جاتے ہیں۔

5) صنعتی کارکنان کو بلا معاوضہ رہائشی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

6) پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوٹ میں

a) سوشل سکیورٹی کے قائم کردہ ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے علاج معالجہ کی مفت سہولت دی جاتی ہے۔

b) میٹرنٹی بینیفٹ۔

c) کفن دفن کا خرچہ مبلغ -/5000 روپے۔

d) معذوری کی پنشن۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں گریڈ 18 میں ڈپٹی ڈائریکٹر بطور ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر تعینات ہے جو کہ مقامی طور پر (EDO(Community Development کو جوابدہ ہے جبکہ صوبائی سطح پر ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب اور سیکرٹری لیبر کے تحت فرائض سرانجام دیتا ہے۔ دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر ضلع چنیوٹ میں اس کے علاوہ مندرجہ ذیل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔

1) لیبر انسپکٹر	2	(خالی، البتہ ایک لیبر انسپکٹر کی اسامی پر ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے)
2) اسسٹنٹ	1	(خالی)
3) سٹینو گرافر	1	(خالی)
4) سینئر کلرک	1	
5) چوکیدار	1	
6) مالی	1	
7) خاکروب	1	
8) نائب قاصد	1	

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ محنت کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*7801:رانا آصف محمود: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ محکمہ محنت میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار بتائیں؟

(ب) یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور کب تک پُر کی جائیں گی؟

(ج) ان کو پُر نہ کرنے سے جو نقصان ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) محکمہ محنت میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز مندرجہ ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	کل تعداد	پُر شدہ اسامی	خالی اسامی
1	ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر	19	1	1	-
2	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر	17	1	1	-
3	مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	17	1	1	-
4	سپرنٹنڈنٹ	16	1	1	-
5	لیبر آفیسر	16	3	2	1
6	اسسٹنٹ	14	2	1	1
7	لیبر انسپکٹر	14	3	3	-
8	سٹینوگرافر	12	1	-	1
9	سینئر کلرک	9	2	2	-
10	جونیئر کلرک	7	2	2	-
11	ڈرائیور	5	1	1	-
12	نائب قاصد	2	3	3	-
13	چوکیدار	1	1	1	-
14	خاکروب	1	1	1	-
			23	20	3

(ب) لیبر آفیسر کی اسامی ضلعی نظام شروع ہونے سے خالی ہے اور یہ اسامی حکومت پنجاب بذریعہ پبلک سروس کمیشن پر کرتی ہے۔اسسٹنٹ کی اسامی ضلعی نظام شروع ہونے سے خالی ہے۔یہ اسامی بذریعہ ترقی (پروموشن) پُر کی جاتی ہے اور سینئر کلرک کی سنیارٹی پنجاب لیول پر ہوتی ہے لہذا ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب کے دفتر سے پر کی جاتی ہے۔ سٹینوگرافر کی اسامی یکم جنوری2010 سے خالی ہے جو کہ ضلعی حکومت نے پُر کرنی ہے لہذا اس وقت ضلعی نظام غیر فعال ہے۔

(ج) لیبر آفیسر کی جگہ دوسرے لیبر آفیسر کو ایڈیشنل ڈیوٹی سونپ دی جاتی ہے۔اس طرح اسسٹنٹ کی جگہ دیگر کلریکل سٹاف میں سے کام لیا جاتا ہے لہذا سٹینو گرافر کی اسامی پُر نہ کرنے کی بناء پر اتھارٹی زیر قانون ادائیگی اجرت اور دیگر دفتری کام کا حرج ہوتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ،آلات جراحی /کھیلوں کے سامان کی فیکٹریوں کی تفصیلات

*7802:رانا آصف محمود: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع سیالکوٹ کی حدود میں آلات جراحی اور کھیلوں کا سامان بنانے کی فیکٹریاں /کارخانے کتنے ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں ؟

(ب) ان میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ مزدوروں کی تعداد کتنی ہے ؟

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان فیکٹریوں /کارخانوں میں لاکھوں کی تعداد میں مزدور / محنت کش کام کرتے ہیں مگر انہوں نے محکمہ محنت میں ان کی تعداد کم لکھوائی ہوئی ہے ؟

(د) کیا حکومت اس کا ازسر نو سروے کرنے اور اصل صورتحال کے مطابق محنت کش / مزدوروں کی تعداد رجسٹر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام سیالکوٹ میں قائم ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی میں ضلع سیالکوٹ کی حدود میں رجسٹرڈ آلات جراحی ودیگر کھیلوں کا سامان بنانے والی کل 570 فیکٹریاں قائم ہیں جن میں آلات جراحی کی 310 اور کھیلوں کا سامان بنانے والی 260 فیکٹریاں شامل ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ ہذا کے تحت ضلع سیالکوٹ میں صنعتی وتجارتی اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ صنعتی کارکنان کی تعداد 18,648 ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اکثر صنعتی وتجارتی اداروں میں صنعتی کارکنان کی ایک بڑی تعداد موجود ہوتی ہے۔سماجی تحفظ کے قوانین کے مطابق ایسے تمام صنعتی وتجارتی اداروں کو ادارہ سماجی تحفظ میں رجسٹر کیا جاتا ہے جہاں پانچ یا اس سے زائد صنعتی کارکنان / ملازمین کام کر رہے ہوں اور صنعتی کارکنان کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ 10 ہزار روپے ماہانہ یا 400 روپے یومیہ ہو

صرف اُن کو سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت رجسٹر کیا جاتا ہے۔ لہذاادارہ کی بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ ایسے تمام صنعتی و تجارتی کارکنان کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو رجسٹر کیا جائے تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر فیکٹری مالکان اپنے ملازمین کی اصل تعداد بتانے یا رجسٹریشن کرانے سے گریز کرتے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب کی صنعتی پالیسی 2003 کی روشنی میں جن صنعتی و تجارتی اداروں میں پانچ یا اس سے زائد کارکنان کام کرتے ہوں وہ ادارے خود بخود سوشل سکیورٹی سکیم کے دائرہ کار میں آجاتے ہیں اور ادارہ سماجی تحفظ تحریری طور پر اداروں کے مالکان کو اُن کی رجسٹریشن کے متعلق آگاہ کرتا ہے لہذا سوشل سکیورٹی افسران / فیلڈ افسران کارکنان کی مذکورہ بالا تعداد پر مشتمل صنعتی و تجارتی اداروں کا مسلسل سروے کرتے رہتے ہیں تاکہ ان اداروں کے کارکنان کو رجسٹر کرکے سماجی تحفظ کے قوانین کے مطابق طبی سہولیات ومالی فوائد فراہم کئے جا سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت صوبہ پنجاب میں اب تک تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد تقریباً 7,75,054 ہے جبکہ ان کے لواحقین بشمول والدین کی تعداد پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ کر 46,50,000 ہو گئی ہے۔

ضلع سرگودھا، صنعتی کارکنوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7814: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے صنعتی کا ممبر ہیں اور ان میں سے کتنے کارکنوں کو سوشل سکیورٹی کارڈ جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے فیکٹری کارکنوں کو ہائی جینک کارڈ جاری کئے گئے نیز 10۔2009 اور 11۔2010 میں کتنے کارکنوں کو certifying surgeon نے چیک کیا؟

(ج) مذکورہ ضلع میں درج بالا عرصہ کے دوران سوشل سکیورٹی نے وصولی کی مد میں کتنی رقم اکٹھی کی تھی اور کتنے صنعتی کارکنوں کے علاج کے لئے کل کتنی رقم خرچ کی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع سرگودھا میں قائم صنعتی و تجارتی اداروں میں سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت رجسٹر کئے گئے صنعتی کارکنان کی کل تعداد اوران کو جاری کئے گئے سوشل سکیورٹی کارڈز کی تعداد درج ذیل ہے:-

1	تحفظ یافتہ کارکنان	10,247
2	جاری کئے گئے کارڈز (R-5)	5,275

(ب) یہ جزادارہ سماجی تحفظ سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں قائم صنعتی و تجارتی اداروں سے مالی سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن کی مد میں کی گئی وصولی، طبی مراکز میں آنے والے مریضوں کی تعداد اوران کے علاج معالجہ پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تفصیل	2009-10	2010-11
1	سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن	3,47,00,685/- روپے	4,09,33,614/- روپے
2	مریضوں کی تعداد	1,77,705/- روپے	1,96,381/-
	علاج معالجہ کے اخراجات	56,40,380/- روپے	65,53,762/- روپے

ضلع سرگودھا۔گھروں میں قائم چھوٹی صنعتوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*7818: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں گھروں میں قائم صنعتیں کتنی رجسٹرڈ ہیں اور کتنی رجسٹرڈ نہ ہیں ان میں کل کتنی خواتین کام کررہی ہیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ ان میں کام کرنے والی خواتین کو پنشن اور اولڈ ایج بینفٹ کی سہولیات میسر نہ ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان خواتین کی محکمہ سوشل سکیورٹی میں رجسٹریشن کرنے اورانہیں دیگر تمام سہولیات مہیا کرنے کو تیار ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع سرگودھا میں گھروں میں قائم بٹن سازی کی صنعتیں رجسٹرڈ ہیں۔ سوشل سکیورٹی میں رجسٹریشن کے لئے ادارہ میں کم از کم تعداد ملازمین پانچ ہونا لازمی ہے، تاہم ان 70 رجسٹرڈ شدہ اداروں میں خواتین کام نہیں کرتی ہیں۔

(ب) قانون کے مطابق بلا تفریق مرد وزن ملازمین کو سوشل سکیورٹی کی سہولتیں میسر ہیں۔اگر ان کا ادارہ متعلقہ محکمہ میں ان کی رجسٹریشن بطور کا ممبر کروا دیتا ہے۔

(ج) اگر ایسی خواتین کارکنان کے ایما پر مطلوبہ کنٹریبیوشن ادا کر دی جائے تو ان کی متعلقہ ادارہ میں رجسٹریشن اور تمام سہولیات مہیا کئے جانے میں کوئی امر مانع نہیں ہوگا۔

ضلع قصور۔پٹرول پمپس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7862: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں پٹرول پمپس کی تعداد کتنی ہے، ان میں کتنے غیر قانونی ہیں، ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ب) 2009 سے آج تک کم پیمانہ رکھنے والے کتنے پٹرول پمپس کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں پٹرول پمپس کی انسپکشن کے لئے کوئی ٹیکنیکل عملہ نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے شہریوں کو پٹرول پمپس مالکان پٹرول کے پیمانہ کو بلا خوف وخطر کم رکھ کے لاکھوں کروڑوں روپے کما رہے ہیں؟

(ہ) کیا موجودہ حکومت مذکورہ ظلم سے شہریوں کو بچانے کے لئے سخت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع قصور میں پٹرول پمپوں کی کل تعداد 167 ہے اور اوزان وپیمائش کے قانون کے تحت کوئی بھی پٹرول پمپ غیر قانونی نہیں ہے کیونکہ اوزان وپیمائش کے رولز۔16 کے تحت تمام پٹرول پمپوں پر نصب ڈسپنسرز کی سالانہ تجدید کی جارہی ہے۔

(ب) سال 2009 سے آج تک ضلع میں 21 پٹرول پمپوں کے پیمانہ کم رکھنے پر 46 چالان کئے گئے جس پر عدالت کی طرف سے انہیں۔/36000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ج) ضلع قصور میں پٹرول پمپوں کی انسپکشن کے لئے ایک اسسٹنٹ کنٹرولر اور دو ڈپٹی کنٹرولر تعینات ہیں جو کہ تربیت یافتہ، تجربہ کار اور اوزان وپیمائش کے قانون سے مکمل طور پر آگاہ ہیں۔مزید ایک لیبارٹری ٹیکنیشن بھی معاونت کے لئے موجود ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے شہریوں کو مالکان پٹرول پمپس کے پیمانہ کو کم رکھ کر لاکھوں کروڑوں روپے کما رہے ہیں۔ محکمہ نے پٹرول پمپوں کی انسپکشن کا نظام وضع کر رکھا ہے اور شہریوں کی شکایت پر بھی فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔

(ہ) حکومت نے اوزان وپیمائش کے قانون پر سختی سے عملدرآمد کے لئے پٹرول پمپوں کی انسپکشن اور سپرا نسپکشن کا نظام وضع کر رکھا ہے اور جس میں کسی قسم کی کوتاہی یا لاپرواہی کو نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

لیبر لاء کے تحت صنعتی کارکن /مزدوروں کی رجسٹریشن کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*7865: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لیبر لاء کے تحت صنعتی کارکن /مزدور کس کو گردانا جاتا ہے؟

(ب) لیبر لاء کے تحت صنعتی کارکن /مزدور کی رجسٹریشن کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) لیبر لاء کے تحت ان کارکنوں /مزدوروں کو سوشل سکیورٹی سے کیا کیا مراعات دی جاتی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے دیہی علاقوں میں جو خواتین کھیتوں میں کام کرتی ہیں ان کو سوشل سکیورٹی والے مزدور تصور نہیں کرتے اور نہ ہی ان کو کوئی benefit دیتے ہیں جبکہ ان کی تعداد لاکھوں میں ہے؟

(ہ) کیا حکومت ایسی خواتین کو لیبر لاء کے تحت سوشل سکیورٹی میں شامل کرنے اور ان کو تمام مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) پنجاب سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کی دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ 8 میں "کامبر" کی جبکہ ذیلی دفعہ 25 میں "تحفظ یافتہ کامبر" (secured worker) کی تعریف کی گئی ہے جس کے مطابق کوئی بھی شخص جو بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی بھی اجرت پر بطور ہنر مند یا غیر ہنر مند سربراہی (supervisory) یا دفتری (clerical) یا دستی (manual) یا کوئی بھی اور کام کسی صنعتی یا کاروباری ادارے میں یا اس کے معاملات کے سلسلے میں ایک تحریری یا زبانی، ظاہری

یا جلی معاہدہ کے تحت کرتا ہے وہ اس زمرے میں آتا ہے لیکن درج ذیل ملازمین کو استثناء حاصل ہے:۔

(i) وہ لوگ جو حکومتی ادارے بشمول آرمڈ فورسز، افواج پاکستان، پولیس یا ریلوے ملازمین وغیرہ۔

(ii) دفاعی یا ریلوے انتظامیہ کے تحت آنے والے اداروں کے ملازمین، لوکل کونسل میونسپل کمیٹی یا کینٹونمنٹ بورڈ یا کسی بھی لوکل اتھارٹی کے ملازمین۔

(iii) کوئی بھی شخص جو کہ اپنے والد، والدہ، بیوی، بیٹے، بیٹی یا خاوند کی خدمت پر مامور ہو۔

(iv) حذف شد۔

(v) کوئی بھی شخص جو کہ 10,000 روپے ماہانہ یا 400 روپے روزانہ سے زیادہ اجرت پر ملازم ہو ،تاہم اگر کوئی ملازم جو پہلے سے سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ ہو اور اُس کی اجرت میں اضافہ کی صورت میں بھی وہ سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ رہے گا۔

تحفظ یافتہ ملازم :(Secured worker) کی مزید تعریف یوں بھی کی گئی ہے ۔"ایسے اشخاص جن کے لئے کنٹریبیوشن مذکورہ آرڈیننس کے تحت واجب الادا یا ادا شدہ ہو۔

مندرجہ بالا قوانین کی روشنی میں تحفظ یافتہ صنعتی کا ممبر یا مزدور اُس شخص کو گردانا جائے گا جس کا کنٹریبیوشن ادارہ کو باقاعدہ ادا ہو رہا ہو یا قانون کے تحت واجب الادا ہو اور وہ کسی قابل شناخت منظم ادارہ میں کسی خاص معاہدہ کے تحت اجرت کے لئے کام کرتا ہو۔ علاوہ ان مستثنیٰ افراد کے جن کو ادارہ ہذا کی عمل داری سے باضابطہ طور پر خارج کر دیا گیا ہو نیز ان کی اجرت کی حد بھی متعین کردہ حدود سے تجاوز نہ کرے۔

(ب) سوشل سکیورٹی قوانین کے مطابق جو بھی شخص جز (الف) میں مذکورہ تعریف کے زمرے میں آتا ہو اُس کی رجسٹریشن کروانا ادارہ کے مالک یا انتظامیہ پر لازم ہے۔ سوشل سکیورٹی کارڈ (R-5) حاصل کرنے کے لئے ادارہ کے مجوزہ R-2 فارم پر کا ممبر کے مکمل کوائف اپنی فیکٹری یا کارخانے کے مالک سے تصدیق کروا کے متعلقہ سوشل سکیورٹی کے دفتر پہنچانا ہوتا ہے۔ جہاں سے ان کو R-5 کارڈ (social security card) جاری کر دیا جاتا ہے جس کے بعد وہ ادارہ سے تمام فوائد و مراعات حاصل کرنے کے حق دار تصور کئے جاتے ہیں۔

(ج) سوشل سکیورٹی کا ادارہ مزدوروں کی فلاح و بہبود کا مثالی ادارہ ہے جو کہ تحفظ یافتہ کارکنان اور اُن کے لواحقین بشمول والدین کو جملہ علاج معالجہ کی مکمل سہولیات فراہم کرتا ہے۔ اس وقت ادارہ ہذا کے 17 لوکل آفس، 13 سب آفس 11 ہسپتال اور 217 ڈسپنسریز، تقریباً

767147 تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے تقریباً 4602846 لواحقین کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لئے شب و روز مستعدی سے کام کر رہے ہیں-اس کے علاوہ درج ذیل فوائد و سہولیات بھی ادارہ کی طرف سے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

- ❖ بیماری کی صورت میں کارکنان کو سال میں 121 دن تک چھٹیوں پر اُجرت کے 75 فیصد شرح سے ادائیگی، نیز زخمی ہونے پر صد فیصد معاوضہ کی ادائیگی۔
- ❖ کارکن کے انتقال پر(یومیہ معاوضہ بیماری X30) کی شرح سے جب کہ کارکنان کے لواحقین کے انتقال پر پانچ ہزار روپے بطور اخراجات تجہیز و تکفین کی ادائیگی۔
- ❖ خاتون کارکن کے بیوہ ہونے کی صورت میں دوران عدت کے 100 مساوی معاوضہ کی ادائیگی۔
- ❖ دوران کار زخمی ہونے پر 20 فیصد معذوری کی شرح تک گریجویٹی کی یکمشت ادائیگی۔
- ❖ دوران کار زخمی ہونے پر جزوی معذوری 20 فیصد سے زائد ہو تو مخصوص شرح سے معذوری کی پنشن کی ادائیگی۔
- ❖ دوران کار زخمی ہونے پر معذوری کی شرح 66 فیصد سے زائد ہو تو اجرت کے 100 فیصد مساوی پنشن کی ادائیگی۔
- ❖ دوران کار زخمی ہو کر انتقال کر جانے کی صورت میں اجرت کے 100 فیصد مساوی پنشن کی پسماندگان کو ادائیگی۔
- ❖ بیوی بچوں کی عدم موجودگی میں مرحوم کارکنان کے ماں باپ یا بہن بھائیوں کو پسماندگان پنشن کی ادائیگی۔
- ❖ پنشن یافتہ معذور کارکنان، ان کے زیر کفالت لواحقین اور مرحوم کارکنان کے پسماندگان کو بلا معاوضہ ساری زندگی مکمل طبی سہولتوں کی فراہمی۔
- ❖ کارکنان اور لواحقین کے لئے معذوری یا پسماندگان کی پنشن کی کم از کم شرح 770 روپے مقرر کر دی گئی ہے۔
- ❖ سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں داخل مریضوں کو خرچہ خوراک 100 روپیہ روزانہ کے حساب سے دیا جاتا ہے۔
- ❖ مزدوروں کے بچوں کو ادارہ سے الحاق شدہ میڈیکل کالجز میں مفت تعلیم کی فراہمی اور اس کے علاوہ مالی امداد کی ادائیگی وغیرہ کی سہولیات بھی دستیاب ہیں۔

(د) سوشل سکیورٹی قوانین کے تحت جن اداروں میں پانچ یا اس سے زیادہ کارکنان کام کرتے ہیں اور ان کی تنخواہ یا اجرت 10,000 روپے ماہانہ یا 400 روپے یومیہ ہو وہ ادارہ سے فراہم کی

جانے والی تمام سہولیات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور آجران کا 6 فیصد کنٹر یبیوشن ماہانہ ادا کرنے کا قانوناً پابند ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ ادارہ میں دی جانے والی یہ سہولیات بغیر مرد و عورت کی تشخیص کے فراہم کی جاتی ہیں۔ ادارہ سوشل سکیورٹی کے ساتھ اس وقت 7,67,141 کارکنان رجسٹرڈ ہیں ان میں 44289 خواتین کارکنان ہیں جو ادارہ سے ملنے والی طبی سہولیات اور دیگر مراعات سے اپنے لواحقین کے ساتھ استفادہ کرنے کے اہل ہیں۔ ادارہ کے اخراجات صنعتی اور تجارتی اداروں کے مالکان کی اداشدہ کنٹر یبیوشن سے پورے کئے جاتے ہیں۔ ادارہ سوشل سکیورٹی نے ان کارکنان کے لئے صوبہ پنجاب میں صنعتی اور شہری حدود میں طبی مراکز بشمول بڑے ہسپتال قائم کئے ہوئے ہیں جہاں سے ان کارکنان کو علاج معالجہ کے ساتھ مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ ان کارکنان کو بیماری کے دوران نقد معاوضہ جات کی ادائیگی بھی کی جاتی ہے۔

جہاں تک کھیتوں میں کام کرنے والی خواتین کی رجسٹریشن کا تعلق ہے اس بارے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ ادارہ سوشل سکیورٹی نے فی الوقت صرف ان ہی کارکنان کو رجسٹرڈ کیا ہے جو باقاعدہ طور پر ایک منظم صورتحال کے تحت کسی صنعتی تجارتی ادارے سے وابستہ ہیں جن کے لئے ان اداروں کے آجرین اپنے کارکنان کا کنٹر یبیوشن ادا کرتے ہیں۔ کھیت مزدوروں کے لئے طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ادارہ کے پاس کنٹر یبیوشن کا آنا بنیادی شرط ہے۔ کھیت مزدور خواتین چونکہ ایک غیر منظم صورت حال میں خدمات انجام دے رہی ہیں اس طرح ان کا آجر کا تعین کرنا دشوار ہے جو ادارہ کارکنان کا کنٹر یبیوشن جمع کروائے گا۔ نیز دیہی مزدور خواتین میں آجران کی تبدیلی کا رجحان بہت زیادہ رہتا ہے اس لئے ان کی رجسٹریشن میں بہت سی عملی مشکلات در پیش آنے کے قوی امکانات ہیں ادارہ کے پاس اتنے مالی وسائل نہ ہیں جن کی بنیاد پر کھیت مزدور مرد و خواتین کو بغیر کسی چندہ کی وصولی کے طبی سہولیات مہیا کی جاسکیں۔ تاہم اگر ادارہ سوشل سکیورٹی کو اس طرح کے غیر منظم کارکنان کے حوالے سے اخراجات مہیا کئے جائیں تو ادارہ دیگر کارکنان کی طرح جن کے آجرین سوشل سکیورٹی کنٹر یبیوشن ادا کر رہے ہیں اسی طرح کی سہولیات مہیا کرنے کے بارے عملی اقدامات کر سکتا ہے۔

(ہ) چونکہ ایسی دیہی مزدور خواتین منظم طور پر کسی ادارہ سے منسلک ہوتی ہیں اور نہ ہی ان کی ماہانہ اجرت کا تعین اور حساب رکھا جاتا ہے جو کہ اکثر مختلف اجناس کی صورت میں سالانہ یا فصلانہ بنیادوں پر قابل ادا ہوتا ہے اور ان کا ایک سے دوسرے آجر تبدیل کرنے کا رجحان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ لہذا ایسی دیہی خواتین سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ کرنے میں متعدد عملی دشواریاں پیش آسکتی ہیں۔تاہم اگر ایسی دیہی ملازم خواتین کو جن کھیت مالکان کے تحت وہ کام کرتی ہیں۔انہیں باضابطہ طور پر ایگری کلچرل انڈسٹری کے طور پر حکومتی سطح پر درجہ بندی کر دی جائے تو ان کے ملازمین کا مقام بھی عام صنعتی ملازم کے برابر تصور کئے جانے میں کچھ زیادہ دشواری پیش نہیں آئے گی اور انہیں ایک ضابطہ کے تحت سوشل سکیورٹی کے فوائد و مراعات سے مستفید کرنا ممکن ہوسکے گا جس کے لئے بعد میں طریق کار بھی حسب ضرورت وضع کیا جاسکے گا۔

ضلع سرگودھا۔ محکمہ کی کالونیاں و دیگر تفصیلات

*8013: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ہذا کی کتنی کالونیاں ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یہ کب بنائی گئی تھیں ان میں کتنے سائز کے پلاٹ بنائے گئے ہیں؟

(ج) کیا تمام پلاٹ مزدوروں /کارکنوں کو الاٹ کر دیئے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ہذا نے صرف ایک لیبر کالونی بنائی ہے جو کہ لاہور روڈ، سرگودھا پر واقع ہے۔

(ب) یہ لیبر کالونی 1994 میں بنائی گئی تھی اور اس میں تین مرلہ کے 1418 پلاٹ ہیں۔

(ج) قرعہ اندازی کے وقت کم درخواستیں وصول ہونے اور بعد ازاں مزید ورکرز کی جانب سے پیشگی واجبات جمع نہ کروانے کی وجہ سے صرف 56 پلاٹ الاٹ کئے گئے تھے۔اس کے بعد پاکستان ٹیکسٹائل ورکرز فیڈریشن فیصل آباد کی جانب سے لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ 1999 میں ترقیاتی اخراجات کی وصولی روکنے کے لئے دائر کی گئی تھی جو کہ اب تک زیر التواً

ہے جس کی وجہ سے باقی ماندہ پلاٹ الاٹ نہ کئے جا سکے۔کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد بقایا پلاٹ الاٹ کر دیئے جائیں گے۔

فیصل آباد۔لیبر ہال کی تعمیر واستعمال کی تفصیلات

*8345: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں ساحل ہسپتال کے ساتھ محکمہ لیبر کا لیبر ہال کب تعمیر ہوا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) اس ہال کو جب سے تعمیر کیا گیا کن مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا اور کتنی بار اس میں فنکشن ہوئے، تاریخ اور سال کے ساتھ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا اس ہال کو دوسرے محکمے مثلاً محکمہ تعلیم بچوں کے امتحانی مرکز کے لئے استعمال کر سکتا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) لیبر ہال کی تعمیر مالی سال 91-1990 کے دوران ہوئی اور اس کی تعمیر پر تقریباً 2450000 روپے لاگت آئی۔

(ب) لیبر ہال کی تعمیر کے بعد اس ہال کو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔مئی 1990 کے پہلے ہفتے میں ڈپٹی ڈائریکٹر ورکرز ایجوکیشن سنٹر فیصل آباد نے اپنا دفتر مذکورہ ہال میں منتقل کیا۔اس کے بعد ورکرز ایجوکیشن سیس اور ورکرز ویلفیئر بورڈ سے متعلقہ عملہ بھی اسی جگہ منتقل کر دیا گیا۔لیبر ہال میں ورکرز ایجوکیشن سنٹر کے مقاصد میں ورکرز کو بلا معاوضہ تعلیمی وتفریحی سہولیات اور بلا معاوضہ قانونی مشاورت فراہم کرنا ہے۔علاوہ ازیں مختلف ٹریڈ یونین کے ممبران اور عہدے داران کو ایک چھت تلے اکٹھے ہو کر باہمی گفت وشنید اور اجلاس منعقد کرنے کی سہولت مہیا کرنا ہے۔لیبر ہال میں ورکرز ایجوکیشن سیس کے تحت قائم دفتر کی ذمہ داری میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ سامان از قسم سکولوں کے لئے فرنیچر، ٹاٹ، بجلی کے واٹر کولر اور پنکھے وغیرہ یہاں سٹور کرنا اور بعد ازاں چیئرمین ضلع کونسل کی زیر نگرانی ورکرز کے زیر تعلیم بچوں کے تناسب سے مختلف سکولوں کو یہ سامان دینا شامل ہے۔جبکہ اس سلسلے میں تقسیم سامان کی تقریبات یہی منعقد ہوتی رہی ہیں۔ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے سال 92-1991 سے سلائی مشینوں اور سائیکلوں کی ورکرز کو تقسیم کے کام میں لیبر ہال

کا بھرپور استعمال کیا جاتا رہا ہے۔فیصل آباد ڈویژن سے متعلقہ سائیکلوں اور سلائی مشینوں کی اسمبلنگ اسی ہال میں کی جاتی رہی ہے۔بعد ازاں ان کی تقسیم کی تقریبات بھی یہی ہوتی رہی ہیں۔لیبر ہال میں قائم ورکرز ویلفیئر بورڈ کی گرانٹس از قسم شادی و ڈیتھ گرانٹ اور ٹیلنٹ سکالرشپ کے چیکوں کی متعلقہ ورکرز کو تقسیم کی تقریبات بھی منعقد ہوتی رہی ہیں۔اسی ہال میں وقتاً فوقتاً لیبر لیڈرز اپنی ٹریڈ یونین کی باڈی میٹنگ اور دوسری بہت سی تقریبات منعقد کرتے رہتے ہیں۔علاوہ ازیں مزدور تنظیمیں تفریحی اور اصلاحی ڈرامے بھی کرواتے رہتے ہیں جبکہ لیبر قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور مہلک امراض سے آگاہی سے متعلق حکومتی اور غیر حکومتی ادارے پروگرام منعقد کرتے رہتے ہیں۔فی الوقت یہ ہال مرمت طلب ہے اور اس بابت متعلقہ اداروں کو مطلع کیا جا رہا ہے۔موجودہ ماہ یعنی اپریل 2011 کے دوران ضلعی سکرونٹی کمیٹی کے ورکرز، آجران اور حکومتی نمائندوں کے 2 اجلاس منعقد ہوئے۔میٹنگ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ہال کو محکمہ تعلیم کے امتحانی مرکز کے طور پر استعمال نہ کیا جا سکتا ہے۔چونکہ بچوں کو پیپر رکھنے کے لئے ڈیسک موجود نہ ہیں اور صرف ورکرز کے بیٹھنے کے لئے چہار نشست والے بنچ ہیں تاہم دفتری اوقات کے دوران بچوں کو لائبریری کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔

پنجاب کے صنعتی و تجارتی اداروں سے وصول ہونے والی
کنٹریبیوشن کی رقم کی تفصیلات

*8527: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ادارہ سوشل سکیورٹی کو مالی سال 2009 میں صوبہ کے تمام صنعتی اور تجارتی اداروں سے کل کتنی سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن وصول ہوئی اور اس وقت سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن کی کل مالیت کتنی ہے؟

(ب) کیا اس فنڈ کو کہیں invest کیا گیا ہے اور اس پر کیا منافع یا return ہو رہی ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ نے صوبہ پنجاب میں قائم رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں سے سال 10-2009 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن کی مد میں مبلغ -/3,087,581,940 روپے وصول کئے تھے جبکہ موجودہ مالی سال جولائی 2010 تا اپریل 2011 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن کی مد میں وصول کی جانے والی رقم -/2,979,356,332 روپے ہے۔

(ب) ایمپلائز سوشل سکیورٹی فنڈ کی رقم کی سرمایہ کاری بنک آف پنجاب میں کی گئی ہے۔ سال 10-2009 کے دوران اس رقم پر حاصل ہونے والے منافع کی مالیت 29.169 ملین تھی۔

پنجاب میں سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*8528: محترمہ قمر عامر چودھری: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سوشل سکیورٹی کے پنجاب میں کل کتنے ہسپتال ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کن کن ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعیناتی ہے اور ان کی فیلڈ آف سپیشلائزیشن کون سی ہے؟

(ج) کیا تمام ہسپتالوں میں آپریشن کی سہولتیں موجود ہیں؟

(د) کیا دل کی بیماریوں کے علاج وآپریشن کے لئے سوشل سکیورٹی کا کوئی ہسپتال ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) تحفظ یافتہ کارکنان کو مفت طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ادارہ سماجی تحفظ کے زیر اہتمام صوبہ پنجاب میں کل 11 بڑے سوشل سکیورٹی ہسپتال قائم کئے گئے ہیں جن کے نام وپتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال وپتاجات
1	نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ لاہور
2	سوشل سکیورٹی ہسپتال، کوٹ لکھپت، فیروزپور روڈ لاہور
3	سوشل سکیورٹی ہسپتال، جی ٹی روڈ چوک شاہدرہ
4	سوشل سکیورٹی ہسپتال، ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ
5	سوشل سکیورٹی ہسپتال، جی ٹی روڈ گجرات
6	سوشل سکیورٹی ہسپتال، ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
7	سوشل سکیورٹی ہسپتال، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

8 سوشل سکیورٹی ہسپتال پیر ودھائی روڈ، اسلام آباد
9 خواجہ فرید سوشل سکیورٹی ہسپتال، وہاڑی روڈ ملتان
10 سوشل سکیورٹی ہسپتال، بلاک نمبر6، جوہر آباد
11 کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال، اوکاڑہ

(ب) ادارہ ہذا کے تمام بڑے ہسپتالوں میں پیچیدہ بیماریوں کے علاج معالجہ کے لئے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ ہر شعبہ جات میں تعینات کردہ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! ادارہ سوشل سکیورٹی کے تمام بڑے ہسپتالوں میں تقریباً ہر قسم کے آپریشن کی سہولیات موجود ہیں۔

(د) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں ایک جدید کارڈیک سنٹر کام کر رہا ہے جہاں پر امراض قلب کے علاج معالجہ اور بائی پاس آپریشن کی سہولت موجود ہے۔ تاہم دل کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور امراض قلب کی پیچیدگیوں کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ ہسپتال میں جدید ترین آلات اور انجیوگرافی مشین سے آراستہ ایک کارڈیک بلاک تعمیر کیا جا رہا ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

رجسٹرڈ صنعتی ملازمین کو پنشن کی ادائیگی کی تفصیلات

*8532: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رجسٹر شدہ ملازمین کو سوشل سکیورٹی فنڈ سے پنشن کی ادائیگی کے لئے کتنی categories ہیں؟

(ب) پنشن کی ادائیگی کے لئے ایک رجسٹرڈ کمپنی کے کسی ملازم کو کم از کم کتنی مدت ملازمت ضروری ہے؟

(ج) کیا ایک ملازم کی مدت ملازمت جو وہ پہلے کسی کمپنی یا صنعت میں کر چکا ہو اس کو دوسری پنشن کے لئے کتنا پیریڈ ملازمت میں شامل کیا جاتا ہے، اگر نہیں تو کیوں ایسا نہیں کیا جاتا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ سے رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کو دوران کار زخمی ہونے کی وجہ سے معذوری یا فوتیدگی کی صورت میں درج ذیل درجہ بندی کے تحت پنشن کی ادائیگی کی جاتی ہے:۔

(i) دوران کار زخمی ہونے کی بنا پر20 فیصد تک معذوری کی صورت میں گریجویٹی کی یکمشت ادائیگی۔

(ii) دوران کار زخمی ہونے کی بنا پر 21 فیصد سے66 فیصد تک شرح معذوری کی صورت میں جزوی پنشن کی ادائیگی۔

(iii) دوران کار زخمی ہونے کی بنا پر 67 فیصد سے زائد شرح معذوری کی صورت میں اجرت کے 100 فیصد کے مساوی پنشن کی ادائیگی۔

(iv) دوران کار زخمی ہونے کی بناء پر فوتیدگی کی صورت میں لواحقین کو اجرت کے 100 فیصد کے مساوی پنشن کی ادائیگی۔

(ب) ادارہ سوشل سکیورٹی میں مذکورہ بالا صورتوں میں پنشن کی ادائیگی کے لئے کسی قسم کی مدت ملازمت کی کوئی قید نہ ہے۔

(ج) اس جز کا جواب جز بالا (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

سوشل سکیورٹی کے فنڈز کی مالیت و دیگر تفصیلات

*8658: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ادارہ سوشل سکیورٹی کو سال مالی 10-2009 میں صوبہ کے تمام صنعتی اور تجارتی اداروں سے کل کتنی سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن وصول ہوئی اور اس وقت سوشل سکیورٹی فنڈز کی مالیت کیا ہے؟

(ب) کیا اس فنڈ کو کہیں invest کیا گیا ہے اور اس پر کیا منافع یا return ہو رہی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ نے صوبہ پنجاب میں قائم تمام صنعتی و تجارتی اداروں سے سال 10۔2009 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن کی مد میں مبلغ۔/3,087,581,940 روپے وصول کئے تھے جبکہ موجودہ مالی سال جولائی 2010 تا اپریل 2011 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن کی مد میں وصول کی جانے والی رقم۔/2,979,356,332 روپے ہے۔

(ب) ایمپلائز سوشل سکیورٹی فنڈ کی رقم کی سرمایہ کاری بنک آف پنجاب میں کی گئی ہے۔ سال 10۔2009 کے دوران اس رقم پر حاصل ہونے والے منافع کی مالیت 29.169 ملین تھی۔

صوبہ میں کنڈوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9202: جناب خالد جاوید اصغر گھرال: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے سرکاری کنڈے ہیں؟

(ب) ان کو چلانے کی ذمہ داری کس کی ہے؟

(ج) کیا ایسے کنڈے جن کی ذمہ داری حکومت پنجاب کی ہے ان کو محکمہ خود چلاتا ہے یا ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے؟

(د) کنڈوں پر ٹریلروں اور ٹرکوں سے کس شرح سے فیس / محصول چارج کیا جاتا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) صوبہ پنجاب میں حکومتی انتظام کے تحت کوئی سرکاری کنڈا (weigh bridge) تجارتی بنیادوں پر کام نہ کر رہا ہے۔ محکمہ خوراک نے اپنے ٹرکوں کے وزن کے لئے چند ایک جگہوں پر اپنے گوداموں سے متصل کنڈے لگا رکھے ہیں۔ جن پر عام ٹریلروں اور ٹرکوں کا وزن نہیں کیا جاتا۔

(ب) چونکہ سرکار کے زیرانتظام تجارتی مقاصد کے لئے کوئی کنڈا قائم نہ ہے اس لئے ان کے چلانے کی ذمہ داری کا سوال نہ ہے۔

(ج) چونکہ سرکار کے زیر انتظام تجارتی مقاصد کے لئے کوئی کنڈا قائم نہ ہے اس لئے ان کو خود چلانے یا ٹھیکہ پر دینے کا سوال نہ ہے۔

(د) چونکہ سرکار کے زیرانتظام تجارتی مقاصد کے لئے کوئی کنڈا قائم نہ ہے اس لئے فیس / محصول چارج کا سوال نہ ہے۔

ضلع راولپنڈی۔رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9207: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ محنت وافرادی قوت سے رجسٹرڈ فیکٹریوں، صنعتوں /اداروں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سے محکمہ کو سالانہ کتنی رقم کس کس مد میں وصول ہوتی ہے؟

(ج) ان میں کارکنوں کی رجسٹرڈ تعداد کتنی ہے؟

(د) ان کارکنوں کو محکمہ کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ہ) حکومت ان کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے اس ضلع میں کون کون سے منصوبے بنا رہی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف)

-1	ضلع راولپنڈی میں فیکٹری ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد	285
	کارخانے	137
	بھٹہ خشت	148
-2	شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹس آرڈیننس 1969 کے تحت دکانوں کی تعداد	26320
	رجسٹرڈ اداروں کی تعداد	5080

(ب)

-1 وصولی فیس زیر قانون پنجاب ویٹس اینڈ میرز انفورسمنٹ ایکٹ 1975

سال 2010-2011 میں وصولی 1,08,75,138 روپے

-2 وصولی رجسٹریشن فیس زیر قانون شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹس آرڈیننس 1969

سال 2010-2011 میں وصولی 45,220 روپے

(ج)

کارکنوں کی کل تعداد	34968
کارخانہ جات	13643
بھٹہ خشت	4163
دکانیں واداراہ جات	17162

(د)

-1 بچوں کی مفت تعلیم کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ورکرز ویلفیئر سکول

-2 میٹرک کے بعد کی کلاسوں کے لئے ٹیلنٹ سکالرشپ

3- کارکنوں کی بچیوں کی شادی کے لئے اور خاتون کا ممبر کی اپنی شادی کی صورت میں 70,000 روپے بطور میرج گرانٹ

4- کارکن کی وفات کی صورت میں بیوہ/لواحقین کو مبلغ 300,000 روپے بطور ڈیتھ گرانٹ

(ہ) ورکرز ویلفیئر سکول کرائے کی بلڈنگ میں چل رہا ہے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر اہتمام گرلز اور بوائز سکولوں کی عمارتیں مورگاہ میں زیر تعمیر ہیں۔

ضلع راولپنڈی، محکمہ محنت کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں کی تفصیلات

*9341: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ محنت کے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد اور نام بیان فرمائیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں اور ہیلتھ سنٹرز میں کون کون سی اسامیاں کب سے اور کہاں کہاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ ہے؟

(د) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی طبی مشینری ہے، ان میں کون کون سی سہولیات مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام ضلع راولپنڈی میں ادارہ کا کوئی ہسپتال قائم نہ ہے جبکہ یہاں پر 10 طبی مراکز کام کر رہے ہیں جن میں 2 میڈیکل سنٹرز، 5 ڈسپنسریاں اور 3 ایمرجنسی سنٹرز شامل ہیں ان کے ناموں کی تفصیل مع پتاجات درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام طبی مراکز و پتاجات
1	سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر، کوہ نور ملز کالونی، پشاور روڈ، راولپنڈی
2	سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر سٹی ایریا، سول لائن راولپنڈی
3	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری (west ridge)، الہ آباد روڈ راولپنڈی
4	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مندرہ، جی ٹی روڈ، مندرہ
5	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری PC ہوٹل، مال روڈ، صدر، راولپنڈی
6	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری گوجر خان گلیانہ روڈ، گوجر خان
7	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مری بروری، جیل روڈ، راولپنڈی
8	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، فوجی سیریل، دھمیال روڈ، راولپنڈی
9	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، ریڈ کو، روات، راولپنڈی
10	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر رشی ٹیکسٹائل ملز جہلم روڈ، راولپنڈی

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام طبی مرکز	نام خالی اسامی	تعداد خالی اسامی	تاریخ خالی اسامی
1	سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر سٹی ایریا	میڈیکل افسر	02	01۔04۔2010
				16۔09۔2010
		ڈرائیور	01	01۔10۔2010
2	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری West ridge	میڈیکل افسر	01	06۔04۔2011
		ڈرائیور	01	25۔07۔2004

(ج) ادارہ ہذا کی بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ مریضوں کو علاج معالجہ کے حصول میں دقت نہ ہو لہذا ادارہ کے جن طبی مراکز وہسپتالوں میں ڈاکٹر کی اسامیاں خالی ہیں، جلد ہی ان کو پر کر لیا جائے گا۔ سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ راولپنڈی میں 2010 میں ڈرائیوروں کی 2 نئی اسامیاں مشتہر کی گئی تھیں جن پر بھرتیاں عمل میں لائی جاچکی ہیں۔ فی الوقت west ridgeڈسپنسری میں ایک ڈرائیور کی موجودگی کافی ہے تاہم مستقبل میں اگر دوسرے ڈرائیور کی ضرورت محسوس کی گئی تو مذکورہ اسامی پر بھی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) سوشل سکیورٹی کے طبی مراکز میں ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام طبی مرکز	نام خالی اسامی	تعداد خالی اسامی	تاریخ خالی اسامی
1	سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر سٹی ایریا	میڈیکل افسر	02	01۔04۔2010
				16۔09۔2010
2	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری West ridge	میڈیکل افسر	01	06۔04۔2011

(ہ) مذکورہ بالا طبی مراکز میں فوری طبی امداد مہیا کرنے کے لئے درج ذیل آلات فراہم کئے گئے ہیں:

1۔ دمہ کے علاج کی مشینری (نیبولائزر)
2۔ شوگر چیک کرنے کی مشین
3۔ لیبارٹری ٹیسٹ کی مشین
4۔ آکسیجن گیس سپلائی سلنڈر

اس کے علاوہ طبی سہولیات میں ایمرجنسی علاج، ادویات، ایمبولینس کی سہولت، حفاظتی ٹیکہ جات کی سہولت موجود ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب شہر یار علی خان: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کورم point out کر دیا ہے لہذا گنتی کی جائے۔اب کوئی بات نہیں ہو پائے گی مہربانی کریں۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا آدھ گھنٹہ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ وقفہ کے بعد
جناب سپیکر 6 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے، کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 24۔جنوری بروز منگل 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔